Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کے بہت سے پہلو ہیں اور ہر پہلو ہی اس کا بہت حسین ہے

یہ اسلام کی حقانیت، کلام اللہ کے مرتبہ اور آنحضرت کی عظمت و جلالت شان کو دنیا پر آشکار کرتی چلی آرہی ہے

کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جو دنیا کے کونہ کونہ میں اس کی انقلاب انگیز تاثیرات کو نمایاں تر نہ کرتا ہو

ربوہ میں جلسۂ یوم مصلح موعود کا انعقاد۔ پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ـــــ ۱۷ امان ۱۳۵۹ ہجری شمسی مطابق ۶ مارچ ۱۹۸۰ء بروز جمعرات لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں صبح نو تا ساڑھے گیارہ بجے تک یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی زیر صدارت ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر اس کے نہایت خوشکن عملی نتائج کے طور پر دنیا کے کونہ کونہ میں رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب اور غلبۂ اسلام کے واضح آثار کو واضح کیا اور اس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی (جو عرف عام میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے نام کے نام سے موسوم ہے) بہت سے پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ اور ہر پہلو ہی اس کا بہت حسین ہے جس سے اسلام کی حقانیت، کلام اللہ کا مرتبہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان آشکار ہوتی ہے۔ اور دنیا کے کونہ کونہ میں مسلسل آشکار ہوتی چلی آرہی ہے۔ حتیٰ کہ کوئی دن ایسا نہیں چڑھا جو عالمگیر غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے خوشکن اثرات کو نمایاں سے نمایاں تر نہ کرتا ہو۔ علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر کے علاوہ جلسہ میں بعض شعراء احمدیت نے ظہور مصلح موعود اور شان مصلح موعود سے متعلق اپنی نظمیں پڑھ کر سنائیں اور اس طرح پیشگوئی کے اصل اور حقیقی مصداق المصلح الموعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عظیم الشان کارناموں اور ان کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب پر بہت دلکش انداز میں روشنی ڈالی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ عاشق حسین صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم احسان الرحمٰن صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف نظم "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اس کی غرض و غایت" پر تقریر کی۔ آپ نے پس منظر اور غرض و غایت پر تفصیل سے روشنی ڈال کر اس امر کو بہت دلنشین انداز میں واضح فرمایا کہ یہ عظیم الشان پیشگوئی جو سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وجود باجود میں حرف بحرف نہایت شان سے پوری ہوئی اسلام کی حقانیت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت و جلالت شان نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔ اور یہ ایک ایسا زبردست نشان آسمانی ہے جو اطراف و جوانب عالم میں مسلسل اپنی چمک دمک سے آنکھوں کو خیرہ کرتا چلا آرہا ہے۔

آپ کے بعد مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور نے اپنی ایک تازہ نظم بعنوان شان مصلح موعود پڑھی۔ اور پھر مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل نے حضرت مصلح موعود کا علم قرآن کے موضوع پر بہت مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ پیشگوئی کی ایک غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ "تا کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو" واضح فرمایا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ اس شان سے ظاہر ہوا کہ دنیا کے اسلام کے نامور اہل علم آپ کی اس خدمت قرآن پر عش عش کر اٹھے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے اسلامی دنیا کی بعض نامور مقبول کے بیانات پڑھ کر سنائے جس میں انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان خدمت قرآن کا ذکر کر کے آپ کے تبحر علمی وسعت نظر اور اسلام کی سربلندی کے لئے آپ کی دلی تڑپ کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت قرآن کے

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَلٰى اَيْتَامِكَ مَا مَحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۰ امان ۱۳۵۹ہش ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۸۰ء | نمبر ۵۷

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۹ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل ۸ ماہ امان بروز ہفتہ بوقت شام کراچی سے بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:۔

الحمد للہ عام صحت اچھی ہے لیکن دانت میں قدرے تکلیف باقی ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

۔ ربوہ ۹ امان (مارچ) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو ہر طرح صحت و عافیت رکھے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نو پہلو ایسے بیان کئے۔ جو خدمتِ قرآن کے علمی اور عملی پہلوؤں پر حاوی تھے۔ تقریر بفضلہ تعالیٰ بہت ٹھوس اور پُر مغز تھی۔

بعدہ مکرم ماجد نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی ایک نظم "حضرت مصلح موعود کی یاد میں" پیش کی۔ اور پھر مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے "مقامِ مصلح موعود" کے موضوع پر بہت پُر اثر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے واضح فرمایا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذات والا صفات میں پورا ہونے سے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم تجلّی ظاہر ہوئی اور یہ ایک ایسی دائمی اثرات کی حامل تجلّی تھی جس سے دنیا کی ہر قوم کے سعید الفطرت انسانوں کے قلوب منور ہوتے چلے جا رہے ہیں اور وہ اسلام کی آغوش میں آ کر اس پیشگوئی کی عظمت و اہمیت اور اس کے خوشکن اثرات کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب ثابت ہو رہے ہیں۔

بعد ازاں مکرم مغفور احمد صاحب منیب نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ع

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ

بہت پُر شوکت آواز میں خوش الحانی سے پڑھا۔

آخر میں صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ یہ عظیم الشان پیشگوئی بہت سے پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ اور اس کا ہر پہلو حسین ہے۔ جس کی دلکشی سے متاثر ہو کر ہر خطۂ زمین میں لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ آپ نے اپنے خطاب میں یاد منانے کے صحیح طریق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ زندہ جماعتوں میں رسمی یاد نہیں منائی جاتی۔ بلکہ دلوں اور ذہنوں میں یاد دلانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کی یاد منانے کا حق یہ ہے کہ ہر خادم سوچے اور غور کرے کہ وہ کس حد تک خادم کہلانے کا مستحق ہے اور دعلی ھذا انصار اور لجنات کی ممبرات میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ اس امر پر غور کرے کہ اس نے کس حد تک انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کا رکن بننے اور کہلانے کا حق حاصل کیا ہے۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو خزانہ چھوڑ گئے ہیں اس سے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔

اس ضمن میں محترم صاحبزادہ صاحب نے دو باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور فرمایا دو باتیں ایسی ہیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمیشہ مطمح نظر رہیں۔ ان میں سے ایک بات کا تعلق اصلاحِ نفس سے ہے۔ اور دوسری بات کا اصلاحِ معاشرہ سے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اصلاحِ نفس کے لئے نماز باجماعت پر بہت زور دیا۔ اور ہمیشہ اس کی تلقین فرماتے رہے آج یوم مصلح موعود منانے کا یہ حق ہے کہ ہم میں سے ہر وہ شخص جو نماز باجماعت کا ایسا التزام نہیں کرتا۔ جیسا کہ کرنا چاہیئے۔ یہ عہد کرے کہ وہ نماز باجماعت میں کبھی کوتاہی نہیں کرے گا۔ آج سے ہی مسجدیں نمازوں کے اوقات میں بھری ہوئی ہونی چاہئیں۔ دوسرا عمل جس کا اصلاح معاشرہ سے براہِ راست تعلق ہے "تبلیغ" ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ ساری عمر ان دو باتوں پر زور دیتے رہے اور تبلیغ کے ضمن میں آپ نے کم سے کم معیار یہ مقرر فرمایا کہ ہر احمدی سال میں کم از کم ایک شخص کو احمدی بنائے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم حضرت مصلح موعودؓ کی ان دونوں باتوں پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں۔ یہی وہ طریق ہے جس سے یاد منانے کا حق ادا ہو سکتا ہے۔

صاحب صدر کے خطاب کے بعد آپ ہی کی درخواست پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت جلسہ ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

درخواستِ دعا

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بلوچستان ایک عرصہ سے درد گردہ کی تکلیف میں ہیں اور کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مکرم شیخ صاحب موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک لعل خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اموال میں کمی نہیں آتی

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ ادا کرنے لگیں گے تو اس سے ہمارے اموال کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے جو درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (سورہ روم آیت ۴۰)

یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیں گے تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔

ایک اور جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سورہ سبا آیت ۴۰)

یعنی جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اور دے گا۔ اور وہ سب سے اچھا دینے والا ہے۔

پس جماعت کے صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ شرح صدر اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ ادا فرمائیں

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا چھٹا مرحلہ ۱۵ مارچ تک ختم ہو رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت چندہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے چھٹے مرحلے کی میعاد میں ۱۵ مارچ تک توسیع فرما دی ہے۔

مخلصین نوٹ فرما لیں کہ آپ کی طرف سے وعدہ کا $\frac{1}{15}$ پندرہ مارچ تک ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آئے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت پیاری حدیث قدسی

پاکیزہ زندگی اور انجام بخیر ہونے کے سنہری گر

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب شاہد استاد جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب عزّ و جلّ کو نہایت حسین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (جانتے ہو) ملأ اعلیٰ یعنی خدا کے مقرب فرشتے کس بارہ میں تبادلۂ خیال اور بحث کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ خدایا! تو ہی بہتر جانتا ہے حضورؐ فرماتے ہیں تب اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلی میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھی۔ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے تک محسوس کی اور پھر آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ مجھ پر روشن ہو گیا۔ پھر حضورؐ نے (بطور استشہاد) یہ آیت پڑھی:۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔

(الانعام: ۷۶)

یعنی ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو اس طرح آسمانوں اور زمینوں پر (اپنی) بادشاہت دکھاتے تھے (تا اس کا علم کامل ہو) اور تا وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

صاحب شرح السنۃ نے ابن عباسؓ اور معاذ بن جبلؓ سے جو مفصل روایت بیان کی ہے وہ اس طرح ہے:۔

قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْٓ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔

(بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصلوٰۃ)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضورؐ سے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہے فرشتے کس بارہ میں تبادلۂ خیال کرتے ہیں اور ان کا موضوع بحث کیا ہوتا ہے تو حضورؐ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا کہ وہ "کفارات" کے بارہ میں بحث کرتے ہیں (اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا وہ درجات اور کفارات کے بارہ میں بحث کرتے ہیں یعنی اعلیٰ اور بلند روحانی درجات اور مدارج کون سے ہیں اور وہ کس طرح حاصل ہوتے ہیں اور وہ کونسی نیکیاں ہیں جو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن کر انہیں ختم کر دیتی اور مٹا دیتی ہیں)۔

پھر حضورؐ نے فرمایا کہ

(۱) نمازوں اور مساجد میں ذکر الٰہی کے لئے ٹھہرنا۔

(۲) باجماعت نمازیں ادا کرنے کے لئے چل کر آنا۔ اور

(۳) خلاف طبیعت اور ناگوار ہونے کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا۔ کفارات ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا۔ جو شخص ایسا کرے گا اس کی زندگی خوشگوار گذرے گی اور اس کا انجام بخیر ہوگا اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک اور صاف ہو جائے گا جیسے کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے محمدؐ! جب تو نماز پڑھے تو یہ دعا پڑھا کر:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْٓ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔

کہ اے اللہ میں تجھ سے نیکیاں کرنے اور برے کاموں سے اجتناب کی توفیق چاہتا ہوں۔ مساکین کی محبت میرے اندر پیدا فرما اور جب تو اپنے بندوں کو کسی فتنہ میں مبتلا کرنے لگے تو مجھے اس فتنہ میں ڈالے بغیر اپنی طرف بلا لے۔

پھر حضورؐ نے فرمایا۔ کہ وہ اعلیٰ درجات جن کے بارہ میں فرشتے بحث کرتے ہیں یہ ہیں:۔

(۱) کثرت سے سلام کرنا

(۲) کھانا کھلانا اور

(۳) رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔

اوپر حدیث کا مفہوم بیان کیا گیا ہے اب اس کے چند نکات کی کسی قدر تفصیل دی جاتی ہے۔

☞ حدیث میں ملأ اعلیٰ کی خصومت کا ذکر ہے۔ ملأ اعلیٰ سے مراد وہ بزرگ ہستیاں ہیں جو خدا تعالیٰ کے مقرب فرشتوں میں شامل ہیں اور ان کی خصومت سے مراد کوئی جھگڑا نہیں بلکہ ان مذکورہ اعمال یا نیکیوں کو آسمان پر خدا کے حضور پیش کرنے کے لئے لے جانے میں ملائکہ کی باہمی مسابقت اور ان اعمال کی فضیلت و شرف کے بارہ میں ان کی دلچسپی اور باہم تکرار اور گفتگو کرنے کو خصومت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

☞ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى کے سوال پر ایک روایت کے مطابق حضورؐ کا اللّٰهُ اَعْلَمُ فرمانا اور خدا تعالیٰ کے علم دئے جانے پر ان کا بیان کرنا حضورؐ کی اس شانِ تواضع پر دلالت کرتا ہے

اوّل:۔ علم کو خدا کی طرف منسوب فرمایا۔

دوسرے:۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو خاص علم ملأ اعلیٰ کی کیفیات کا عطا کیا گیا کہ ان کے درمیان کس موضوع پر اور کیا باتیں ہوتی ہیں۔

اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملأ اعلیٰ کی کیفیات کی ایک جھلک آپؐ کے نائب اور مثیل مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو بھی دکھائی گئی۔ آپ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ ملأ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادۂ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملأ اعلیٰ پر شخص محیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ اس محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسولؐ ہے سو وہ اس شخص میں متحقق ہے"۔

(براہین احمدیہ۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۵۰۲، ۵۰۳)

☞ حدیث میں بہترین وضو، نماز باجماعت کے لئے چل کر مسجد جانے اور اس کے بعد مسجد میں ذکر الٰہی کے لئے ٹھہرنے کو کفارات یعنی گناہوں کو دور کرنیوالی نیکیاں قرار دیا گیا ہے ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ باتیں نہ بتاؤں جن سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات بلند فرماتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! کیوں نہیں۔ ضرور بتائیے تو حضورؐ نے فرمایا۔ کہ طبعی کراہت اور تکلیف کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مساجد کی طرف قدموں کی کثرت یعنی دور سے نماز کی خاطر چل کر مسجد آنا اور بار بار آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (خواہ مسجد میں ہو یا کام میں مصروف ہو لیکن ع

"دست در کار دل با یار"

کے مقولہ کے مطابق خیال اور توجہ اگلی نماز کے انتظار کی طرف ہو) پھر حضورؐ نے فرمایا۔

فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ

یہ سرحدیں ہیں۔ (ترمذی)

گویا ارشادِ الٰہی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رَابِطُوْا ۔
پر عمل کے مترادف ہے ۔

یعنی جس طرح مادی دشمن کے مقابل پر سرحدوں کی حفاظت کرتے ہو اسی طرح روحانی دشمن شیطان کے مقابل پر بھی ان سرحدوں کی حفاظت کرو ۔

ان تینوں نیکیوں کا بہت اجر بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو ایسا کرتا ہے اس کی یہ زندگی بھی بھلی گذرے گی اور انجام بھی بخیر ہوگا ۔ گناہ معاف ہو جائیں گے دراصل ان امور کا تعلق حقوق اللہ اور حقوق نفس سے ہے ۔ جو ان حقوق کو ادا کرنے کی توفیق پاتا ہے اسے حقوق العباد کی ادائیگی کی بدرجہ اولیٰ توفیق ملے گی ۔ کیونکہ بعض حقوق کا تقاضا انسان سے اس کا ماحول اور معاشرہ کرتا ہے جن کی عدم ادائیگی کی صورت میں وہ معاشرہ کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے ۔ یا کم از کم اس کے نتیجہ کے لئے اس کو تیار رہنا پڑتا ہے ۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

گندم از گندم بروید جو از جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

دوسری طرف ثواب و اجر ان حقوق کی ادائیگی کا الگ ہے ۔ لیکن حقوق اللہ اور حقوق النفس کی ادائیگی کے لئے کوئی انسان مجبور نہیں بلکہ آزاد ہوتا ہے اس لئے اگر وہ بطیب خاطر ان حقوق کو بجالاتا ہے تو دوسرے حقوق جن کا تعلق بندوں سے ہے ان کو بھی ادا کرنے کی توفیق پائے گا اور اس طرح اس کی زندگی کامیاب ، پُرمسرت اور خوشگوار ہوگی اور اس کے انجام بخیر ہونے کی توقع بھی کی جائے گی کیونکہ اسے اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق حاصل ہوئی ۔ حدیث کا یہ ٹکڑا دراصل قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر ہے کہ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔

(النحل : ۹۸)

یعنی جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں نیک اور مناسب حال عمل کرے گا ۔ مرد ہو یا عورت ۔ ہم اس کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان (تمام لوگوں) کو ان کے بہترین عمل کے مطابق (ان کے تمام اعمال صالحہ کا) بدلہ دیں گے ۔

حدیث میں خوشگوار زندگی اور انجام بخیر ہونے کی نوید کے ساتھ تیسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور یہ نتیجہ ہوگا ان کے نیک اعمال کا ۔ قرآن کریم میں اس مضمون کو مختلف پیرایوں میں بیان کیا گیا ہے ۔ کہ نیکیاں بدیوں کو دُور کرتی ہیں ۔ فرمایا :-

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۔

(ہود : ۱۱۵)

پھر ان نیکیوں کا تعلق خاص طور پر نماز سے ہے ۔ جس کے متعلق فرمایا :-

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۔

(العنکبوت ۴۶)

کہ یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے ۔

گویا سچی اور حقیقی نماز کے نتیجہ میں نہ صرف پچھلے گناہ معاف ہوتے ہیں بلکہ آئندہ بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے ۔

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کو ایک نہایت پیاری دُعا بھی سکھلائی ہے ۔ اگرچہ خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس سے مراد آپ کی امت بھی ہے ۔ اس جامع دُعا میں چار باتوں کو شامل کیا گیا ہے ۔ جو حقوق اللہ ، حقوق العباد اور حقوق نفس سب پر حاوی ہیں ۔ دُعا میں نیکیوں کے کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق طلب کی گئی ہے جو ایک سچے مومن کے لئے نہایت اہم فریضہ ہے ۔ امت مسلمہ کو خیر و ہم قرار دے کر جو اہم ذمہ داری ان پر ڈالی گئی ہے وہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی ذمہ داری ہے ۔ اور اس ذمہ داری سے وہی شخص عہدہ برآ ہو سکتا ہے جو اسے ادا کرتا ہو ۔ اور اس دُعا میں اس توفیق کو بارگاہِ ربّ العزت سے مانگا گیا ہے ۔ ان دونوں اہم باتوں کا تعلق تمام قسم کے حقوق سے ہے ۔ تیسری دُعا خالصتہً حقوق العباد سے تعلق رکھتی ہے یعنی مساکین کی محبت اور غریب پروری کی توفیق پانے کی دُعا ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فقر بہت پسند تھا ۔ الفقر فخری کا نعرہ آپ نے ہی بلند فرمایا مسکینوں اور غریبوں کے ملجا و ماویٰ آپ ہی تھے ۔ لوگ حصول دنیا کے لئے نہ معلوم کیا کیا مانگتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں ۔ خود غریب اور مسکین بھی طبعاً اپنے اچھے حالات کے لئے دعائیں کرتے ہوں گے لیکن یہ امر ان کے لئے کس قدر باعث مسرت ہوگا کہ ان کا آقا ان کے گروہ میں شامل ہونے کے لئے اکثر یہ دُعا کیا کرتا تھا :-

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ احْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ۔

یعنی اے اللہ مجھے حالت مسکینی میں زندہ رکھیو اور حالت مسکینی میں ہی وفات دیجیو اور روزِ محشر مسکینوں کے گروہ سے ہی میرا حشر کرنا ۔

اے دنیا کے مسکینو اور غریبو ! غمگین نہ ہو بلکہ خوش ہو کہ کتنی مبارک ہے وہ غربت و مسکنت جس کے نتیجہ میں شاہِ لولاک ، فخر کائنات اور سرور دو جہان کی رفاقت اور معیت نصیب ہو ۔ اے کاش ہم سب ہی دل کے مسکین اور غریب بن جائیں جیسے ہمارا آقا تھا اور پھر ہم سب اپنے آقا کے ساتھ ہوں اور ہمارا آقا ہمارے ساتھ ۔

چوتھی دُعا فتنہ سے بچنے کی ہے ۔ بے شک مومنوں کو اللہ تعالیٰ آزمائش میں ڈالتا اور ان پر ابتلاء نازل کرتا ہے مگر مومن کو کبھی خود ابتلاء میں نہیں پڑنا چاہیئے اور نہ اس کی خواہش کرنی چاہیئے ۔ بلکہ اس سے بچنے کی دُعا کرنی چاہیئے اور اگر امتحان آجائے تو پھر اس میں کامیابی کی دُعا کرنی چاہیئے ۔ اس دُعا میں یہی سکھایا کہ خدایا میں کمزور انسان ہوں ۔ فتنہ اور آزمائش سے بچانا اور اس سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لینا مبادا کسی فتنہ میں مبتلا ہو کر صراط مستقیم سے بھٹک جاؤں یا سزا کا مستوجب ہو جاؤں ۔

حدیث کے آخری حصہ میں تین اور اعلیٰ نیکیوں کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں کفارات کے مقابل پر درجات سے موسوم کیا یعنی مومنوں اور خدا کے نیک بندوں کے وہ درجات جن کے بارہ میں ملأ اعلیٰ میں بحث ہوتی ہے کہ مدارج روحانی کتنے اعلیٰ ، بلند اور شاندار ہیں اور کون سے لوگ ان مدارج کو حاصل کرتے ہیں ۔ ان مدارج پر فائز ہونے والوں کی کیا خوبیاں اور صفات ہوں وغیرہ ۔ ان درجات میں سے تین کو خاص طور پر بیان کیا ہے ۔ انکا تعلق حسن معاشرت اور تعلق باللہ سے ہے اور وہ ہیں سلام کثرت سے کرنا ۔ دوسروں کو کھانا کھلانا اور رات کو جب لوگ سوئے ہوں نماز ادا کرنا ۔

یہ تینوں باتیں ایک پاکیزہ معاشرہ کے لئے نہایت ضروری ہیں ۔ اپنے مومن بھائیوں کے ساتھ اخوت کا یہ تعلق ہو کہ جہاں اور جب ملیں انہیں سلامتی کی دُعا کا تحفہ پیش کیا جائے ۔ اور ہر طرف سلامتی ہی سلامتی فضاؤں میں بکھری جا رہی ہو ۔ پھر اللہ نے جو کچھ عطا فرمایا ہے اس میں سے غریبوں کا حق نکالتے ہوئے بھوکوں کو کھانا کھلانا ۔ ان کی مدد اور خدمت کرنا ، ان کی ضروریات پورا کرنا اور اللہ کی دی ہوئی صحت اور وقت میں سے کچھ حصہ رات کا اس کے لئے نکال کر عبادت کرنا ۔ ان تینوں باتوں کی اہمیت اس سے بھی ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو حضورؐ نے اہل مدینہ کو خطاب فرماتے ہوئے انہی تین امور کی طرف بایں الفاظ توجہ دلائی کہ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ ۔

اے لوگو (بھوکوں کو) کھانا کھلایا کرو اور اپنے ماحول میں سلامتی کی دُعا کو رواج دو اور جب لوگ سوئے ہوں تو نماز ادا کرو ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں سچا مومن بننے اور ان عمدہ نیکیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں مقبول اعمال بجالانے کی توفیق دے اور ہم سے راضی ہو جائے آمین ۔

شکریہ احباب و درخواست دُعا

خاکسار کے بڑے بھائی محترم میاں عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت ڈیرہ غازیخان کی وفات پر اندرون و بیرون ملک سے کافی تعداد میں تعزیتی خطوط آئے ہیں بعض احباب نے ٹیلیفون پر اور کثیر تعداد نے خود آکر دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے ۔ ان سب کے خطوط اس مشکل گھڑی میں ہم سب کی تسلی و تشفی کا باعث ہوئے ہیں ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔

احباب کی کثیر تعداد کے پیش نظر انفرادی طور پر سردست جواب دینا ممکن نہیں ۔ ہذا بذریعہ اخبار الفضل ہم سب دوستوں کے ممنون ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو جزائے خیر دے جنہوں نے ہماری دلجوئی فرمائی ۔ احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ محترم بھائی صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔ نیز یہ بھی دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

(میاں خیر محمد احمدی ۔ بلاک ۳ ڈیرہ غازیخان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان۔

ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب کی یاد میں

(مکرم میجر سید محمد احمد شاہ صاحب (ریٹائرڈ) کراچی)

اخبار الفضل مورخہ ۲ جنوری میں یہ خبر شائع ہوئی کہ محترم ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب اپنی کوٹھی ۳۲ ٹمپل روڈ لاہور میں ۹ دسمبر ۱۹۷۹ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شاہ صاحب مرحوم بہت سے اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ ۱۹۲۷ء میں جب یہ خاکسار اسلامیہ کالج لاہور میں داخل ہوا تو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہائش اختیار کی۔ کوٹھی ۳۲ ایمپریس روڈ پر واقع تھی۔ اس وقت احمدیہ ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ محترم چوہدری غلام محمد صاحب ہوتے تھے جو اب صوفی غلام محمد کے نام نامی سے معروف ہیں اور ناظر بیت المال ہیں۔ صوفی صاحب نے مجھے ہوسٹل کا مؤذن مقرر کر دیا۔ چنانچہ پورے دو سال تک میں نے یہ فریضہ سر انجام دیا۔ اس فریضہ کی برکت سے میں علی الصبح جاگ اٹھتا اور اذان دیتا۔ جملہ افرادِ ہوسٹل کے کمروں پر دستک دیتا اور فجر اور عشاء کی نمازوں سے پیشتر لائٹ کے مین سوئچ سے سگنل بھی کرتا۔ اس زمانہ میں مقامی طور پر مکانات میں یا مختلف کالجوں کے ہوسٹلز میں رہنے والے احمدی طلباء کے علاوہ تیس یا پینتیس طلباء جو لاہور کے مختلف کالجوں میں پڑھتے تھے احمدیہ ہوسٹل میں رہتے تھے جن کے اسماء گرامی بھی ریکارڈ میں لانا عین مناسب ہے۔ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب ڈاکٹر میجر ملک عبدالحق صاحب ریٹائرڈ سول سرجن ہر سہ میڈیکل کالج لاہور۔ پروفیسر ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب پنجاب ویٹرنری کالج لاہور۔ صلاح الدین صاحب حنیف لاء کالج ابن مکرم محترم ڈاکٹر محمد شریف صاحب سول سرجن فیروز پور چھاؤنی۔ پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب۔ عبدالرحیم صاحب مالاباری۔ سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی منصوری والے ہر سہ اسلامیہ کالج لاہور۔ ملک منظور الٰہی صاحب اعوان۔ ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب گورنمنٹ کالج لاہور چوہدری اختر احمد صاحب انجینئرنگ کالج مغل پورہ۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب رانجھا چوہدری شاہ نواز صاحب پروفیسر انٹر نیشنل شیزان ہوٹلز۔ چوہدری نصیر احمد صاحب۔ خلیفہ ناصر الدین صاحب۔ چوہدری نذیر احمد صاحب ہر سہ اسلامیہ کالج لاہور چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بی اے ایل ایل بی۔ سید عبدالغفور صاحب کمرشل کالج۔ محمد یعقوب صاحب المعروف چینی سابق امام الصلوٰۃ جماعت دہلی۔ شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی۔

مندرجہ بالا سینئرز (SENIER) احباب کے علاوہ جو میرے سامنے ۱۹۲۷ء میں کالج میں داخل ہوئے اور احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہائش اختیار کی ان میں خاکسار سید محمود احمد شاہ۔ قاضی عبدالرحمٰن صاحب جنید ہاشمی۔ ضیاء اللہ صاحب۔ عبدالحمید صاحب باٹا پور والے۔ ملک افتخار الحق صاحب بیرسٹر۔ چوہدری نبی احمد صاحب پروپرائٹر ماڈرن موٹرز طلبہ اسلامیہ کالج لاہور اور نجم الدین صاحب یوسف ایف سی کالج۔

اگلے سال یعنی ۱۹۲۸ء میں مندرجہ ذیل احباب بھی احمدیہ ہوسٹل میں تشریف لائے صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی۔ شیخ ظفر الدین احمد۔ ملک سعید احمد صاحب میجر چوہدری غلام احمد صاحب پٹھانکوٹ ڈاکٹر عبدالحق صاحب کوئٹہ۔ صوفی غلام اللہ صاحب وغیرہم۔

مندرجہ بالا جملہ ممبران احمدیہ ہوسٹل میں مجھے محترم ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب سب سے زیادہ سنجیدہ مزاج معلوم دیتے تھے۔ مکرم شاہ صاحب طویل عرصہ تک طبیہ کالج علی گڑھ کے پرنسپل کے عہدہ پر فائز رہے۔ آپ بہت متواضع اور مہمان نواز تھے۔ خاکسار کو دو مرتبہ علی گڑھ میں آپ کے ہاں ایک آدھ روز قیام کا موقع ملا۔ جبکہ میں اپنی بہن سیدہ مبارکہ بیگم اور سیدہ ممتاز جہاں کو الگ الگ برسوں میں مسلم گرلز کالج علیگڑھ میں داخل کرانے کو لے گیا تھا۔ اس کالج کے منیجر خان بہادر شیخ محمد عبداللہ صاحب ایڈووکیٹ علی گڑھ تھے۔ جن کی بابت مشہور تھا کہ وہ حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب کی بیٹی مس خاتون عبداللہ ایم اے لیڈی یونیورسٹی اس وقت کالج کی پرنسپل تھیں۔

مکرم شاہ صاحب میں ادبی مذاق بھی بہت تھا۔ اور گاہ بگاہ کا مزاح بھی ایک مرتبہ احمدیہ انٹر کالیجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے سالانہ ٹرپ کے موقعہ پر قادیان میں آپ نے میر مشاعرہ کے فرائض بھی سرانجام دیئے تھے۔

اغلباً ماہ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے اردو پروگرام میں لنڈن میں علی گڑھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے علی گڑھ یونیورسٹی کے نوجوان شاعر اسرار الحق مجازؔ مرحوم کی منعقدہ یادگاری تقریب کی جھلکیاں سنوائی گئیں جس میں ان کی شاعرانہ استعدادوں کو سراہا گیا تھا اور آخر میں ان کی علیگڑھ یونیورسٹی کی تعریف میں نظم ہے۔ یہ میرا چمن، یہ میرا چمن، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں، خوش الحانی سے سنوائی گئی۔ تو میں نے اس بی بی سی کے تقریبی براڈ کاسٹ کا خلاصہ شاہ صاحب کو لاہور کے پتہ پر لکھ بھیجا مزید یہ کہ بی بی سی کے اس اناؤنسر کو میں نے مبارکباد لکھی اور علی گڑھ کی مناسبت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب۔ — «برکات الدعا» تحفہ کے طور پر بی بی سی کی ہوائی ڈاک سے بھیج کر تبلیغ کا راستہ ڈھونڈ نکالا اور یہ بات بھی شاہ صاحب کو لکھ دی جس پر شاہ صاحب کا خط جواب میں مجھے موصول ہوا کہ آپکا خط پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور احمدیہ ہوسٹل لاہور کے زمانہ کی کئی پرانی یادیں تازہ ہو گئیں اور آپ نے مزید لکھا کہ آپ اگر کبھی لاہور آئیں یا جلسہ سالانہ کے بعد لاہور آسکیں تو مجھ سے ضرور آکر ملیں اور جملہ تحریر کردہ خوشگوار باتوں کو زبانی بھی مجھے دہرا کر سنائیں مگر افسوس کہ ۹ دسمبر ۱۹۷۹ء کو آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

الفضل سے تعاون کرنے والے احباب

(۲)

مکرم	محمد عثمان صاحب بٹ	چرنڈہ ضلع سیالکوٹ	ایک خطبہ نمبر ۲۵ روپے
"	چوہدری محمد شریف صاحب	اُچا پہاڑ ننگ ضلع سیالکوٹ	" ۲۵ "
"	رانا حبیب اللہ صاحب	ایڈووکیٹ پسرور	" ۲۵ "
"	چوہدری محمد اسلم صاحب	امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ	" ۲۵ "
"	رشید احمد صاحب	نارووال	دو خطبہ نمبر ۵۰ "
"	مرزا نور محمد صاحب	منجانب پسر مرحوم مرزا بشیر احمد صاحب نارووال	ایک خطبہ نمبر ۲۵ "
"	مولوی عنایت اللہ صاحب	احمدی بنی اسرائیل نارووال	ایک خطبہ نمبر ۲۵ "
"	عبدالغنی صاحب بٹ	امیر جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ	" ۲۵ "
"	خواجہ مظفر احمد صاحب	" "	" ۲۵ "
"	خواجہ ہدایت اللہ صاحب	" "	" ۲۵ "
"	شیخ عبدالکریم صاحب	ہرانی " "	" ۲۵ "
"	محمود احمد صاحب	ناصر زرگر قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ	" ۲۵ "
"	چوہدری بشیر احمد صاحب	" " "	" ۲۵ "
"	شیخ محمد امین صاحب	صدر جماعت احمدیہ " "	" ۲۵ "
"	رانا صوفی سمیع اللہ صاحب	" " "	" ۲۵ "
"	ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب	" " "	" ۲۵ "
"	ڈاکٹر اقبال احمد صاحب	ایڈووکیٹ سیالکوٹ	دو خطبہ نمبر ۵۰ "
"	شیخ مسرت علی صاحب	" "	" ۵۰ "
"	ملک پروفیسر مبشر احمد صاحب	ایم اے موضع سدھے ضلع سیالکوٹ	ایک خطبہ نمبر ۲۵ "
"	شفیق احمد صاحب	بونائیٹڈ آپٹیکل سروس سیالکوٹ	" ۲۵ "
"	محمد صادق صاحب	صدر حلقہ حاجی پورہ سیالکوٹ	اعانت ۲۲ "
"	خواجہ محمد انور صاحب	سیالکوٹ منجانب پسر خود مرحوم عاصم انور صاحب	" ۲۵ "
"	عاشق محمود صاحب	سبڑیال ضلع سیالکوٹ	ایک خطبہ نمبر ۲۵ "
"	خواجہ محمد امین صاحب	" " "	" ۲۵ "
"	میاں احمد دین صاحب	" "	اعانت ۱۰ "
"	محمد عبداللہ صاحب	" "	ایک خطبہ نمبر ۲۵ "
"	چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب	امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۱۹ خطبہ نمبر ۴۷۵ "

تمام احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں خاکسار کی درخواست ہے کہ ان جملہ احباب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ مالی قربانی قبول فرمائے اور انہیں ہر قسم کی برکتوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف جماعت ہائے احمدیہ میں

"یوم مصلح موعود" کی تقریب پر جلسوں کا انعقاد

نواب شاہ سندھ

جماعت احمدیہ نواب شاہ نے اپنا جلسہ مصلح موعود مورخہ ۸ ر ۲ ر ۲۳ بعد نماز جمعہ منعقد کیا جس میں جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی جلسہ کی صدارت مکرم سید محمد میاں صاحب سلیم شاہ جہانپوری صدر جماعت نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم رانا بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے کی تھی عنوان تھا "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور الہامی الفاظ" دوسری تقریر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی مقیم نواب شاہ کی تھی۔ آپ نے "مصلح موعود کا ظہور" کے عنوان پر تقریر کی اور بتایا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی تھے اور حضور نے ہی مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس تقریر کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب بھٹی نے درثمین سے مشہور نظم "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد "حضرت مصلح موعود کا مقام حضرت خلیفۃ المسیح اول کی نظر میں" کے عنوان پر مکرم محمد اشفاق صاحب نے تقریر کی اور بعض حوالہ جات سے ثابت کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے نزدیک حضرت مصلح موعود کا بڑا مقام تھا اور آپ نے حضرت مصلح موعود کے حق میں وصیت بھی فرمائی تھی۔ آخری تقریر صدر مجلس کی بعنوان "حضرت مصلح موعود کے علمی کارنامے" تھی جس میں آپ نے حضور کے تبحر علمی کو تین پہلوؤں میں واضح کیا (۱) حضور کی تصانیف (۲) تراجم کی سلاست کا غیر از جماعت احباب کے تراجم سے موازنہ (۳) غیر از جماعت مقتدر احباب کی آراء۔ مکرم صدر صاحب نے ان تینوں پہلوؤں پر شرح و بسط سے روشنی ڈالی۔ اختتام جلسہ پر آپ نے ہی دعا کرائی۔

(محمد یوسف سیکرٹری اصلاح و ارشاد نواب شاہ سندھ)

بہلول پور ربوہ ۱۲۷ ضلع فیصل آباد

جماعت احمدیہ بہلول پور ربوہ ۱۲۷ ضلع فیصل آباد کے زیر انتظام مسجد احمدیہ مقامی میں مورخہ ۲۲ فروری بعد نماز عشاء جلسہ پیشگوئی "مصلح موعود" منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر رفیق احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ سامعین کے گوش گذار کئے۔ بعدہٗ "الفضل" کے مصلح موعود نمبر سے مکرم چوہدری نسیم افضل صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک شائع شدہ مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس مضمون میں حضور نے پیشگوئی مصلح موعود کے ذریعہ دشمنان اسلام پر اتمام حجت کے موضوع پر روشنی ڈالی ہے نیز احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ازاں بعد "پیشگوئی مصلح موعود کے بعض درخشندہ پہلو" کے موضوع پر صدر جلسہ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے نہایت احسن رنگ میں تفصیل سے روشنی ڈالی پہلے تو آپ نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا پھر مخصوص علامات بیان کر کے دلائل سے ثابت کیا کہ یہ تمام علامات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات میں نمایاں طور پر موجود تھیں دعا پر جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی

(زعیم مجلس انصار اللہ بہلول پور چک ۱۲۷ ربوہ ضلع فیصل آباد)

درخواست دعا

گذشتہ چند ماہ سے ہمیں کاروباری مشکلات کا سامنا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہم لوگوں کو عسر سے نکال کر یسر کی نعمت سے نوازے۔ نیز والد محترم مکرم میاں اصغر علی صاحب گلوب ٹمبر کارپوریشن لاہور کی صحت و سلامتی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(طارق محمود طاہر گلوب ٹمبر سیکرٹری رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور)

ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایوان محمود سپورٹس کلب میں درج ذیل کھیلوں کا انتظام ہے۔

(۱) بیڈمنٹن۔ کیرم بورڈ۔ ٹیبل ٹینس۔

تمام خدام و اطفال سے التماس ہے کہ وہ ان کھیلوں میں حصہ لے کر استفادہ حاصل کریں۔

(۲) بیڈمنٹن۔ ٹیبل ٹینس کا سالانہ ٹورنامنٹ عنقریب ہوگا خدام و اطفال سے درخواست ہے کہ وہ ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کے لئے ابھی سے گیمز کی پریکٹس کریں۔

(سیکرٹری ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ)

ولادت

۲۲ فروری کو اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بیٹے عزیزم سمیع اللہ کو تیسری بیٹی عطا فرمائی ہے نومولود برادرم عزیزم عبدالرحمٰن کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی بابرکت عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(مستری محمد عبداللہ نلکا ساز رحمت بازار ربوہ)

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کا یہ اجلاس اپنے پیارے اور مخلص رفیق کار مکرم وسیم احمد صاحب زعیم حلقہ بٹالہ کالونی کے والد محترم مکرم سعید احمد صاحب ناصر مرحوم و مغفور سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ فیصل آباد شہر کے سانحہ انتقال پر گہرے رنج و غم اور حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے۔ آپ ۱۱ ذوالحج ۱۳۹۹ھ کی صبح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی شخصیت ظاہری و باطنی خوبیوں کا مجموعہ تھی۔ اسلام اور احمدیت کے مخلص فدائی، شمع خلافت کے جاں نثار پروانے، پیکر اخلاص و اطاعت اور تہجد گذار فرد جماعت تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ میں آپ کی خدمت سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ کی زیر قیادت خدام احمدیت نے اپنے اخلاقی و تعلیمی معیار کو اس حد تک بلند کیا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے علم انعامی اور اسناد خوشنودی حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اعلیٰ تدبر، فراست اور محنت سے مجلس کے کاموں کو ترقی کی راہوں پر گامزن کیا۔ مجلس انصار اللہ میں شامل ہوئے تو اپنے آپ کو ہمہ تن خدمت دین میں مصروف رکھا۔ دیگر ذمہ داریوں کے علاوہ صدر حلقہ بٹالہ کالونی کی حیثیت میں بڑی بیداری پیدا کی۔

اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے اس ہمدرد، خادم دین اور فدائی وجود کو جو ہم سب کے لئے نیک نمونہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے گھرانے کو استحکام بخشے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے کہ یہ صدمہ بڑا صبر آزما ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کو ایسے فدائی اور عاشق دین ہمیشہ ہی دیتا رہے۔ آمین۔

(اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

دعائے مغفرت:۔ میرا بیٹا عزیزم نثار احمد ۲۳ فروری کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور ہم جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (نذیر احمد سندھی ساکن ریلوے کے ڈاک خانہ بدو کے ضلع سیالکوٹ)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام: "آسمانی سکینت تم پر اثر لے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے" (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ بالا وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۳۷۸

میں مجیدہ بی بی زوجہ چوہدری علی احمد واہلیہ قوم گورایا جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۶۷ء ساکن اچھرہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۵-۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی وزنی ۱½ تولہ مالیتی ۱۸۰۰/- روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳۰۰/- روپے تین ہزار دو سو روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- محمد بی بی زوجہ چوہدری علی احمد واہلیہ جے سنگھ والا ڈاک خانہ مہتہ سوجا ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- محمد اکرم ولد شیخ محمد شفیع صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ حلقہ رحمانپورہ لاہور

گواہ شد:- نذر محمد کھوکھر ولد فضل داد کھوکھر سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۳۷۹

میں خدیجہ بیگم بیوہ حضرت ظہور الدین قوم گکے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی ۲ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۷/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- (۱) زیور طلائی وزن ۲½ تولے قیمت ڈیڑھ ہزار روپے (۲) سکنی پلاٹ دس مرلے محلہ دارالیمن قیمت پانچ ہزار روپے (۳) حق مہر وصول شدہ مبلغ ۵۰۰ روپے (پانچ صد روپے) میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- محمد بی بی زوجہ چوہدری علی احمد واہلیہ جے سنگھ والا ڈاک خانہ مہتہ سوجا ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- محمد اکرم ولد شیخ محمد شفیع صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ حلقہ رحمانپورہ لاہور

گواہ شد:- نذر محمد کھوکھر ولد فضل داد کھوکھر سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۳۸۰

میں راجعہ بی بی بیوہ حافظ سراج الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی ساکن مکان ۵ گلی نمبر ۳۰ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۷/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی وزن ۲ تولہ ایک مالیتہ مبلغ ۱۲۳۰/- روپے فی تولہ (۲) حق مہر وصول شدہ مبلغ ۶۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار آمد از بیٹا مقیم انگلینڈ بصورت گذارہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- راجعہ بی بی والدہ چوہدری مبارک احمد شاہد صاحب مکان ۵ گلی نمبر ۳۰ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

گواہ شد:- عبدالرشید منگلہ سیکرٹری صندوق احمدیہ جوبلی فنڈ مکان ۵ گلی ۲۰ حلقہ رحمانپورہ لاہور وصیت ۲۴۳۷۷

گواہ شد:- نذر محمد کھوکھر سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۴)

مکرم	مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم	جماعت احمدیہ کراچی	۱۰۰/-	روپے
مکرمہ	ذکیہ خانم صاحبہ	" "	۲۰۰/-	"
مکرم	نواب بیگم شفیع صاحب	" "	۱۱۶/-	"
"	طارق احمد بھٹی	" "	۴۰/-	"
"	حکیم محمد یعقوب قیس بینائی	" "	۱۰/-	"
"	میاں رشید احمد صاحب	" "	۵۰/-	"
"	اہلیہ منصور الحسن	" "	۱۰/-	"
مکرمہ	مجیدہ قیوم صاحبہ	" "	۵۰/-	"
"	قریشی بیگم	" "	۱۵/-	"
مکرم	انجم ضیاء صاحب	" "	۲۰/-	"
مکرمہ	مبارکہ مسرت صاحبہ	" "	۳۰/-	"
"	نصیرہ بیگم	" "	۵۰/-	"
"	امینہ علوی	" "	۱۵/-	"
مکرم	ناصر احمد دینس صاحب	" "	۱۰/-	"
"	ڈاکٹر ملک عبدالغنی	" "	۲۱/-	"
"	انور احمد بٹ صاحب	" "	۱۰۰/-	"
"	صالحہ محمد صاحب	" "	۲۵/-	"
"	شیخ مبارک احمد صاحب	" "	۱۰/-	"
"	چوہدری نذیر احمد صاحب	" "	۶۰/-	"
"	سید خلیل احمد شاہ صاحب	" "	۱۰/-	"
مکرمہ	عطیہ بیگم صاحبہ	" "	۲۵/-	"
مکرم	انوار رسول صاحب	" "	۵۰/-	"
"	ڈاکٹر احسان الحق صاحب	" "	۲۵/-	"
مکرمہ	آپا سلیمہ بیگم صاحبہ	" "	۱۰/-	"
مکرم	چوہدری محمد اکرم صاحب محمد آباد اسٹیٹ	سندھ	۸۰/-	"
مکرمہ	حمیدہ حفیظ صاحبہ	ربوہ	۱۰/-	"
مکرم	ماسٹر نصیر احمد صاحب گھنوکے جج ضلع سیالکوٹ		۲۰/-	"
"	پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم ربوہ		۱۵/-	"
مکرمہ	بیگم محمد لطیف ولد مرزا غلام نبی مرحوم لاہور		۱۰۰/-	"
"	نزہت ناہید دارالیمن ربوہ		۲۵/-	"
"	والدہ محمد جمیل کارکن محاسب ربوہ		۱۰/-	"
"	امتہ الرشید اہلیہ ملک عبدالرفیق صاحب ربوہ		۲۰/-	"
مکرم	شیخ محمود احمد سوداگر چرم داود سندھ		۱۰/-	"
"	محمد صدیق شاہد کوثر تحریک جدید ربوہ		۲۰/-	"
مکرمہ	بیگم زہرہ نیاز محمد خان ایبرس روڈ لاہور		۱۰۰/-	"
مکرم	شیخ آفتاب احمد صاحب مسجد فضل فیصل آباد		۱۵/-	"
مکرمہ	اہلیہ صاحبہ سمیع اللہ	" "	۱۰۰/-	"
مکرم	طارق زبیدی	بٹالہ کالونی فیصل آباد	۳۰/-	"
"	کیپٹن محمد شفیع دیچگان	فیصل آباد	۱۰/-	"
"	محمود مصطفیٰ صاحب	گلبرگ	۱۰/-	"
مکرمہ	ڈاکٹر سعیدہ شگفتہ صاحبہ زرعی یونیورسٹی		۵۰/-	"
مکرم	شیخ ظفر اللہ صاحب کریم نگر	فیصل آباد	۱۵۰/-	"
"	ظفر حسین صاحب	منصور آباد	۱۰/-	"
"	بلال احمد ثاقب صاحب	"	۱۰/-	"
مکرمہ	اہلیہ ناصر احمد صاحب باجوہ	مظفر گڑھ	۲۰/-	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے

یونیورسٹی باسکٹ بال چیمپئن شپ دوبارہ جیت لی

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے انٹر کالیجیٹ پنجاب یونیورسٹی باسکٹ بال چیمپئن شپ کے مقابلوں میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے چار سال کے بعد دوبارہ چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ امسال اس چیمپئن شپ میں مختلف کالجوں کی بیس ٹیموں نے شمولیت کی۔ سیمی فائنل میں ٹیم کا مقابلہ گزشتہ چیمپئن گورنمنٹ کالج لاہور سے ہوا جو ۵۳ کے مقابلہ میں ۸۳ پوائنٹ سے تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے جیت لیا۔ اور فائنل میچ یونیورسٹی لاء کالج لاہور کے ساتھ ہوا جو ۵۵ کے مقابلہ میں ۲۱۲ پوائنٹ حاصل کر کے تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے جیت کر چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔ ٹیم میں مندرجہ ذیل لڑکے شامل تھے۔ (۱) سرور مصطفیٰ (کیپٹن) (۲) حافظ مسعود اقبال (۳) جمیل احمد (۴) قمر احمد عطاء (۵) طاہر محمود (۶) ظفر احمد پاشا (۷) محمد سفیر (۸) خالد منیر (۹) انور رشید اور محمود احمد۔

پنجاب یونیورسٹی کی ٹیم میں کالج کے چار طلباء حافظ مسعود اقبال، سرور مصطفیٰ، جمیل احمد اور طاہر احمد کو منتخب کیا گیا ہے جو پشاور میں انٹر یونیورسٹی باسکٹ بال کے مقابلوں میں پنجاب یونیورسٹی کی نمائندگی کریں گے۔ اس ٹیم کے کیپٹن کے لئے بھی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے کھلاڑی حافظ مسعود اقبال کو منتخب کیا گیا ہے۔

قومی جرم

حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد ہے۔

"اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے۔ مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا۔ تو اس کے بھی یہ جرم کا ارتکاب کیا ہے"

(الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۶۱ء)

مجالس انصار اللہ [illegible] اضلاع سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ کے پرانے اور کو مبائعین احباب کو اپنی مجلس میں شامل کر کے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(قائد تجنید انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے بہنوئی مکرم برادرم چوہدری محمد اکرم خان صاحب نمبردار چیمہ چک ۱۱۷ نزد سانگلہ ہل حال لطیف آباد حیدرآباد ۲۶ جنوری ۱۹۸۰ء دو بجے بعد دوپہر قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم بہت دعاگو، ہمدرد، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت کرتے تھے۔ حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ تمام احمدی اور غیر احمدی رشتہ دار یا غیر رشتہ داروں کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ ۲۸-۲-۸۰ کو جنازہ حیدرآباد سے شاہین ایکسپریس انکے بیٹے ربوہ لے کر آئے بعد نماز ظہر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کے عزیزوں سے تعزیت فرمائی۔ مرحوم موصی تھے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑیں۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم بھائی کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر محمد خان۔ علی پور ضلع ملتان)

درخواستِ دعا

میری بیٹی عزیزم صالحہ جو کہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی بڑی بھاجی ہیں ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صحابہ کرام اور احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ میری بیٹی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ عمر دے۔

(ملک محمد حنیف منیجر ریٹائرڈ) ڈیری فارم دارالنصر ربوہ۔

طالبات تعلیم القرآن کلاس کوہاٹ

دو طالبات۔ امۃ النصیر۔ امۃ المنیر جنہوں نے کوہاٹ کی طرف سے کلاس میں شرکت کی، حتیٰ ان طالبات کی سندات کامیابی ان کی صدر کی معرفت بھجوائی گئی تھیں۔ لیکن وہ واپس آگئی ہیں۔ دوبارہ سندات طالبات کے اپنے دیئے ہوئے مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی۔ امۃ المنیر معرفت چوہدری احمد صاحب سب انجینئر مکان ۲۲ شمال کیمپ۔ کوہاٹ۔

لیکن سندات دوبارہ واپس آگئی ہیں۔ دونوں طالبات اور کوہاٹ کی صدر صاحبہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے صحیح پتہ خط و کتابت سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو آگاہ کریں۔ شکریہ۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالباسط کا نکاح ہمراہ عائشہ امۃ الباری بنت مکرم ولی الدین صدیقی صاحب مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مولوی عبدالسلام صاحب مربی سلسلہ نے مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں ۲۹ فروری ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ بارگاہ ایزدی میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و بابرکت اور اپنے فضلوں کے نزول کا باعث بنائے۔

(عبدالمجید پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ۔ کراچی)

(۲) میرے بیٹے عزیزم محمد عبدالستار لیکچرار اسسٹنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ ابن صدر بیدار محمد عبدالصمد صاحب مولوی فاضل مرحوم کا نکاح عزیزہ عطیہ لشیریں صاحبہ بی۔ اے بنت مکرم عطاء الرحمٰن صاحب قریشی ساکن کوئٹہ کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد مرتب تاریخ احمدیت نے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ارشاد پر مورخہ ۲۹/۲/۸۰ بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا [illegible] محمد نذیر صاحب ناظر تالیف نے دعا کرائی۔

عزیزہ عطیہ لشیریں صاحبہ مکرم محترم محمد عثمان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(فوزیہ بیگم مکان ۲۵/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۳) میرے بیٹے عزیزم نصیر احمد صاحب فاروقی سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزہ عزالہ پروین صاحبہ سلمہا ربہا بنت جناب محمد امین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ سے بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے مورخہ ۸۰-۳-۷ کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں پڑھا۔

عزیزم نصیر احمد سلمہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ کے نواسے اور حضرت طبیب عبدالحکیم صاحب سنوری کے پوتے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے روحانی و جسمانی اور دینوی و اخروی ہر لحاظ سے نہایت ہی بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(خاکسار حکیم ظفر احمد سنوری آف کوئٹہ حال ۲۵/۲ کوٹھی "المامون" دارالصدر شمالی ربوہ)

ھو الشافی

ناخونہ کورس PTERYGIUM COURSE

ناخونہ کیور PTERYGIUMCURE 15/=

ناخونہ لوشن PTERYGIUM LOTION 3/=

ڈاک خرچ پیکنگ ۱۸/۵

میزان ۲۳/=

کیور میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۶۴